مظہرالدین شاعرِ دربار تھے
عشق آقا سے رہے سرشار تھے
وہ بوقتِ سحر کہتے نعت تھے
دن میں سنتے غم زدوں کی بات تھے
لوگ آتے تھے زیارت کر سکیں
اور مرادوں سے بھی جھولی بھر سکیں
آپ تھے درویش طینت بے غرض
مدحتِ سرکار کرتے کو عرض
اہلِ دنیا سے بچاتے وقت تھے
جاہِ دنیا کے مخالف سخت تھے
صاف باطن پاک دل تھے اس لئے
رکھتے دنیا سے وہ رغبت کس لئے
ان کو تھیں محبوب نعتیں شاہ کی
دنیاداری سے نہ رسم و راہ تھی
کہتے رہتے نعت اس ذیشان کی
کرتے تفسیریں بیاں قرآن کی
تو ولی اللہ بڑے دراصل تھے
اولیاء اللہ کی ہی نسل تھے
حلقۂ احباب بھی تھے اولیا
سارے پیران و مشائخ رہنما
مل کے کرتے دین پر غور و فکر
یا احادیثِ نبیؐ زیرِ نظر
محفلیں ہوتیں بڑی ہی رات تک
جا پہنچتے وہ خدا کی ذات تک
وہ روحانی محفلیں وہ روز و شب
ہوگئی ہیں قصۂ پارینہ اب
پر بڑی رغبت ہے ہم کو نعت سے
اور الفت ہے نبیؐ کی ذات سے
شاہ کی چاہت ہے خوں میں گھل گئی
زاہدہ کو یہ وراثت مل گئی

786

والدہ میری بڑی تھی نیک طینت با الیقین
نیک دل اور پاک روح تھی عالمِ دین متین

ہر کسی کے کام آنا خاصۂ فطرت رہا
ہر کسی کو مشورہ بھی آپ نے اچھا دیا

اپنا ہو یا غیر سب کے دکھ پہ ہو جاتیں اداس
راز داری میں بھی رہتا راز داری کا تھا پاس

دیکھتیں بیمار یا دکھی ہے آیا گر غریب
ساتھ اس کو لے کے جاتیں ڈھونڈتے کوئی طبیب

خرچ ان پر رقم کرتیں کچھ دوا کے واسطے
اور مریضوں کو رقم دیتیں غذا کے واسطے

کچھ غریبوں کے لئے تعلیم کا تھا انتظام
اور بچیوں کے بیاہ کے واسطے بھی اہتمام

الغرض تو ہر کس و ناقص کی کرتی تھی مدد
تجھ پہ اور تیری لحد پر رحمتیں ہوں بے عدد

تو تہجد میں بھی اٹھ کر کیا کرتی دعا
میری آل اولاد کا حافظ رہے میرا خدا

والدہؒ رہتی دعا گو ہم سبھوں کے واسطے
راہ نہ پاتیں بلائیں روک دیتی راستے

نیم شب کی سب دعائیں بن کے رہتی تھیں حصار
اور جہاں کے غم الم سے تھا بچاتا تیرا پیار

ہم بھی رہتے بے خبر دنیا کے گرم و سرد سے
آنچ نہ آتی کبھی دنیا کے غم دکھ درد سے

آج دنیا کے ستم سے ہم ہوئے زیر و زبر
حالِ دل کس کو سنائیں کون لے گا اب خبر

پیاری امیؒ جان تیری یاد آتی ہے بہت
اور جدائی آپ کی ہم کو رلاتی ہے بہت

آپ تو رہتی ہیں فردوس بریں میں میری جاں
اور مقاماتِ علیین میں ہیں شاہؑ کی خادماں

اے مقدس روح تیرے درجات ہیں اعلیٰ ترین
بن کے رہتی ہے وہاں پر تو کنیزِ شاہؑ دین

اپنے آقاؑ کے قدم میں جب زائرہ ہوگی مکیں
ان کے قدمینِ مقدس پر رہے گی یہ جبیں

تجھے سیدہ فاطمہ رض ہے سلام
کہ خاتونِ جنت ہے تو نیک نام

میرے پیارے آقاؐ کی نورِ چشم
ہمارے لئے ہے بڑی محترم

قرینہ وفا کا سکھاتا ہمیں
نشانِ قدم پر چلاتا ہمیں

تیری رحمتوں میں تیری چاہ پر
چلوں جنتوں کی حسین راہ پر

میری محترم کر دو نظرِ کرم
کہ محشر میں رہ جائے میرا بھرم

تیرا دستِ شفقت ہو سر پر میرے
چلیں قافلے سارے پیچھے تیرے

پہنچ جائیں دار السلام ہم سبھی
ہو دیدارِ سرکارؐ پیاری گھڑی

شفاعت کی سر جس کے دستار ہے
تیرا باباؐ امت کا غمخوار ہے

گھرانے تیرے سے ہمیں پیار ہے
کہ جنت کا والی ہے حقدار ہے

2 87/ب/ء

کہ نانا بھی اللہ کا محبوب ہے
خدا کی رضا ان کو مطلوب ہے
جہادِ مسلسل کی کھا کر قسم
جو سہتے رہے سارے ظلم و ستم
کڑی دھوپ میں جو جھلستے رہے
سبھی بھوکے پیاسے تڑپتے رہے
وہ کرتے رہے حق ادا دین کا
محبت وفاداری و تحسین کا
جو آقاؤں جنت کے سردار ہیں
وہ امت کے حامی مددگار ہیں
خدا کی محبت سے سرشار ہیں
جو دینِ خدا کے فداکار ہیں
تیرے لاڈلے ہیں حسینؓ و حسنؓ
رہے جن کے پیارے بے گور و کفن
کسی کے گلے میں لگا تیر ہے
کسی کو لگا زخم شمشیر ہے
فدایانِ دینِ خدا کو سلام
میرے آقا کی آلؑ و عترت تمام
گھرانہ نبیؐ جی کا محبوب ہے
میرا سلسلہ ان سے منسوب ہے
نہایت ادب سے ہوں کرتی سلام
کروڑوں درودیں بصد احترام
تیری زاہدہ ہو مقرب تیری
ہو انعام و اکرام کی جب گھڑی

چلیں نماز کی خاطر کھڑے ہوں ہم چل کر
سرِ نیاز جھکائیں ادب سے ہم مل کر

کہ لَو نماز کی دل میں لگائی ہے ہم نے
ہر ایک شے سے نظر بھی ہٹائی ہے ہم نے

تڑپ جبینوں میں بھر لی ہے آپ کے در کی
لگن بھی سینوں میں دھر لی ہے آپ کے در کی

صبح ہو شام ہمیں تو نماز کی دھن ہے
خدائے پاک سے راز و نیاز کی دھن ہے

الٰہی آپ کی چاہت ہے اور میرا من
کہ تیرے قبضے میں ہر کام کے لئے ہے کُن

ہمارے ہوش عقل سب ہیں آپ کے تابع
ہمارے علم و عمل سب ہیں آپ کے تابع

زمیں سے عرش تلک آپ کی خدائی ہے
کہ زیب دیتی تجھے ساری کبریائی ہے

یہ شمس و قمر ستارے یا رات اور دن ہیں
کہ تیرے قبضۂ قدرت میں آدمی جن ہیں

یہ حور و مَلک یہ جنت مکان تیرے ہیں
زمین زمان یہ دونوں جہان تیرے ہیں

2

نماز روزے کے ارکان واسطے تیرے
زکوۃ و حج اور ایمان واسطے تیرے

تیرا غرور تیرا کبر ہے تجھے زیبا
اے بے نیاز تو ہی لاشریک ہے یکتا

خدایا تیری طرح اور ہے کہاں دوجا
صرف ہے ذات تیری لا الہ الا اللہ

کسے خبر کہ کہاں تک تیری رسائی ہے
خوشا کہ نعمتِ سرکارؐ ہم نے پائی ہے

جو التجائیں ہماری بھی بار آور ہوں
حبیبِ کبریا سرکارؐ میرے یاور ہوں

عفو کی بھیک ملے ہم کو از پئے محبوبؐ
تیرے کرم کی ہوائیں بھی ہیں ہمیں مطلوب

تیرے حکم سے ہیں کھل جاتے باب رحمت کے
دلوں کے روگ ہیں ڈھل جاتے آیہ رحمت سے

ہمارے گھر میں تیری رحمتوں کی بارش ہو
ہو زاہدہ پہ تیری برکتوں کی بارش ہو

م 14

یا نبیؐ تیرے دلارے آج ہیں غم سے نڈھال
نہ کوئی ہمدرد ان کا نہ کوئی پرسان حال
کوثر و تسنیم والے آج تیرے لاڈلے
تڑپتے ہیں کربلا میں ان کا جینا ہے محال
دیکھکر بچوں کی حالت ہے کلیجہ ڈولتا
بھوکے پیاسے زرد چہرے دھوپ میں جھلسے ہیں گال
آج تیرے جانشین نرغے میں ہیں اغیار کے
جبر کرتے کافر و ظالم کہ ہو وہیں ہم خیال
اور حسین و نازنین شہزادیاں سرکار کی
چادر عصمت سنبھالے غم زدہ ہیں پر ملال
اپنی عزت آبرو کے خوف سے دوچار ہیں
ہر طرف تو بچھ گیا ہے دشمنوں کا ایک جال
فاطمہؑ کے دودھ میں بڑھنے لگا ہے اضطراب
اور علیؑ کے خون میں رہ رہ کے اٹھتا ہے ابال
آ گئیں ہیں سخت گھڑیاں امت سرکار پر
آج ہے درکار دین حق کی خاطر ایک ڈھال
آج آلؑ مصطفیٰ کا امتحاں سے ہے گزر
دین حق کے یہ محافظ کیوں کریں گے قیل و قال
دشمنان دین کے نرغے میں ہیں پیر و جواں
شیر خواروں کے لئے ہر ایک لمحہ ایک سال
پھر پڑا گھمسان کا رن آ گئے ہیں خون خوار
خون شہداؑ سے زمین کربلا ہے لال لال
سارے شہداؑ کربلا میں جام الفت پی گئے
غازیان کربلا کو ہے بڑا اس کا ملال
قید و بند کی ہر مصیبت وہ سہیں گے روز روز
پر شہادت نہ ملی اس غم سے ہوتے ہیں نڈھال
سب شہیدوں غازیوں کو ساری امت کا سلام
آپؑ کے احسان تلے امت کا آیا بال بال
زاہدہ اے کاش ہوتی قافلے کی جاں نثار
اپنا ہر ذرہ بناتی آلؑ اطہر تیری ڈھال

اے کاش ہمیں پھر وہ ایام مقدر ہوں
سرکارؐ کی نگری میں قیام مقدر ہوں

رحمت کی گھٹائیں ہوں جنت کی ہوائیں ہوں
اور رحم و کرم تیرے ہر شام مقدر ہوں

بارانِ کرم تیرا سیراب کرے ہم کو
قرآن کے انوار و افہام مقدر ہوں

جب شافعِ محشرؐ کی مسجد میں تراویح ہوں
اور والئی کوثرؐ سے کچھ جام مقدر ہوں

اس ماہِ مقدس میں اور قدر کی راتوں میں
سرکارِ دو عالمؐ سے انعام مقدر ہوں

دن عید کا جب آئے سرکارؐ کی چوکھٹ پر
جاناں کے حسیں جلوے اس شام مقدر ہوں

گر اذن ملا ہم کو بس اتنی طلب ہوگی
اب راحتِ جاں میرے گلفام مقدر ہوں

عمرے کا پیام آئے اور حج کا پیام آئے
باطن کو بھی ظاہر کو احرام مقدر ہوں

آنکھیں میری ٹھنڈی ہوں دیدارِ نبیؐ کر کے
شہدا کی جماعت میں انجام مقدر ہوں

خیرات تمہاری ہے دامن میں بھری میرے
اب زاہدہ تیری کو آرام مقدر ہوں

الٰہی لبوں پر میرے ہے دعا
شفاعت نبیؐ کی ہمیں کر عطا
کرم کی نظر کر ہدایت ملے
ہمیں دشمنوں سے کفایت ملے
درودوں سلاموں کی بن کر لڑی
عجز سے دعا کر رہی ہوں کھڑی
تیری رحمتوں کی بہاریں رہیں
نبیؐ جی کی نعتیں کہیں ہم پڑھیں
اسی میں ہے میری فنا اور بقا
کریں تیرے اذکار صبح و مسا
ہمیں دین و دنیا میں کر سرخرو
دو عالم میں کر دے عطا آبرو
میرے سر میں سودا ہے دلدارؐ ہے
ہمیں دین حق تعالیٰ سے پیار ہے
ہمیں خیر امت میں جب کر لیا
شہنشاہؐ عالم کی دے کر پناہ
تمنا کی ڈالی بھی گل بار ہو
ہمیں پیارے آقاؐ کا دیدار ہو
نبیؐ جی سے قربت کے حالات ہوں
کبھی نہ جدائی کے لمحات ہوں
کریں ہم بیاں حسن کی داستاں
کہ پائی ہے رحمت تیری بیکراں
تیرا شہر طیبہ شجر پھل دار
بلا کر دکھانا ہمیں بار بار
تیری زاہدہ تیری مدح خواں
تیری رحمتوں میں رہے جاوداں

شان والی ماہِ رمضاں تیری ہر اک رات ہے
مصحف اللہ ہے اور نور کی برسات ہے

جو سناتے ہیں تراویح میں قرآنِ مجید
صاحبان محترم کیا بات ہے کیا بات ہے

مقتدی پڑھ کر تراویح خوش ہیں اور مسرور ہیں
اور پھر سحری کی، افطاری کی ہوتی بات ہے

شب قدر میں لوٹنے کو رب کی ساری رحمتیں
تخلیہ میں بیٹھ کر کچھ نے لگائی گھات ہے

الحمد مجھ پر خدائے پاک کا احسان ہے
میرے حصے رحمت اللعالمیں کی نعت ہے

ناہیدہ تم کو مبارک ماہِ رمضاں اور عید
انجمن تیری میں قدسی ہیں خدا کی ذات ہے

تصور میں ہو جائے گر دید تیری
شہنشاہِ عالم ہو پھر عید میری

سبھی آج خوشیاں مناتے ہیں مل کر
مگر میری اکھیاں لٹاتی ہیں گوہر

تیرے گھر سے آقا بہت دور ہوں میں
حوادث میں گھر کر ہوئی چور ہوں میں

کرب ناک لگتی ہیں تنہائیاں
جو بجتی ہیں کانوں میں شہنائیاں

سجائی ہے محفل شہنشاہ کی پیاری
بسا کر میرے دل میں یادیں تمہاری

شب و روز میرے گزر جائیں اچھے
فداکار تیرے جو بن جائیں سچے

دو عالم ہمارے سنور جائیں گے
نکل زندگی سے بھنور جائیں گے

نہ گرداب ہوگا نہ کچھ مشکلیں
ہوں آسان میری سبھی منزلیں

اندھیروں کو بھی دور کر جائیے
مقدر میں رحمت بھی بھر جائیے
تو تقدیر اپنی سنور جائے گی
تیرے گھر کی ٹھنڈی ہوا آئے گی

786

اجالا ہوا ہے سویرا بھی ہوگا
تمہاری گلی میں بسیرا بھی ہوگا

مقدر نہ پھر بھول بھلیوں میں ہوگا
میرا گھر جو طیبہ کی گلیوں میں ہوگا

تیرے بابِ جبریل کے سامنے
تیری جالیوں کو چلوں تھامنے

تیرے گھر میں آؤں منانے تجھے
حکایاتِ دل کی سنانے تجھے

رہیں ہم حضوری میں ربِّ ودود
کریں پیش نعتیں پڑھیں ہم درود

ستونِ عائشہ رضی اور ستونِ سریر
عبادات اچھی ہوں ربِّ قدیر

ستونِ حنانہ کے ہوکر قریب
نوافل ادا کرنے کی ہوں نصیب

سلام عرض کرکے درودیں پڑھوں
میں بابِ السلام آتی جاتی رہوں

تیری صحبتوں میں کرم میں رہے
تیری زاہدہ اس حرم میں رہے

تیرے دربار میں پیارے
حیات آگئیں وہ دن سارے
بسر میں نے کئے ہیں جو
متاع میرے لئے ہیں وہ
مہینہ رحمتوں کا تھا
خزینہ نعمتوں کا تھا
تیرے گلزار میں ہم تھے
بڑے انوار میں ہم تھے
جہاں پر تیری جنت ہے
وہاں پر مانگی منت ہے
یہاں ہر سال ہم آئیں
ترانے ہم تیرے گائیں
تیرے انوار میں سوئیں
تیری رحمت میں ہم کھوئیں
عنایات نبی پاکر
تیرے صدقات کو کھاکر
سبز گنبد کی چھاؤں میں
مدینے کی ہواؤں میں
ہمیں آرام مل جائے
غموں کی دھوپ ڈھل جائے
جہاں سرکار ہیں میری
کنیز کمترین تیری

2

786

پناہوں میں تیری ہو کر
تیرے دیدار میں کھو کر
سکوں کی نیند سو جائے
دکھوں سے دور ہو جائے
جھڑی رحمت کی لگ جائے
تیرے پہلو میں نیند آئے
حشر میں آپ آ جائیں
نکیروں سے چھڑا جائیں
پناہوں میں ہمیں لینا
شفاعت کی سند دینا
حشر میں جب ندا آئے
تو رحمت کی ہوا آئے
مہرباں ہم پہ قادر ہو
تمہارا حکم صادر ہو
کھلے جنت کے سب در ہوں
سجے میرے لئے گھر ہوں
محافل منعقد ہوں جب
تمہاری رحمتیں ہوں سب
تو پکڑے لائیں ہو ہاتھ
تمہاری زاہدہ کے ساتھ

786

کلام نمبر 123

1

خیالات میں ہو وے پہچان کیوں کر
تیرے غیر سے ہو وے پہچان کیوں کر

ہمارا ہے ایمان تیرے ادب سے
میرے ذہن میں جان تیرے ادب سے

میرا دین و ایمان وابستہ تجھ سے
خیالات و گفتار شائستہ تجھ سے

رسولِ خدا سے محبت عبادت
ملی خوش نصیبی سے ہم کو سعادت

وہ کوثر کے والی وہ تسنیم والے
تیری سلسبیلیں ہیں تعظیم والے

تمہارا مکاں لامکاں سے بھی آگے
جو تیرے ہوئے ان کے ہیں بھاگ جاگے

ہمیں ایک اللہ سے ملوا دیا ہے
ہمیں خیرِ امت میں کروا لیا ہے

تیری رہنمائی سے جاگا سویرا
وگرنہ جہالت تھی ہر سو اندھیرا

کوئی آگ پانی کو اللہ مانا
کبھی لات و عزہ کو معبود جانا

کبھی شمس و قمر و بدر و پتھر
خدائی کے داعی بنے کچھ پیمبر

باقی اگلے صفحے پر

2

786

۱م
12

جو فرعونِ بد کو خدا جانتے تھے
نہ وہ لال بد کو برا جانتے تھے

خدا کے پیمبر نے رستہ بتایا
خدا کی محبت کا بوٹا لگایا

وہ نور السمٰوات کی بات کرتے
بدیع السمٰوات کی بات کرتے

اسے اکرم الاکرمین کہتے رہتے
اسے ارحم الراحمین کہتے رہتے

صمد اور احد ذات کی بات کرتے
وہ مالکِ دن رات کی بات کرتے

بتاتے جہاں کو وہ باتیں خدا کی
دکھاتے جہاں کو وہ راہیں خدا کی

مجھے بھی ہے تسلیم خالق تو ہی ہے
میرے اللہ مالک ہے رازق تو ہی ہے

تیری زاہدہ تیری الفت میں کھوئی
حمد کر رہی ہے کبھی نعت گوئی

786

کبھی خوف سے آنکھ روتی تھی نم
مگر دیکھ کر تیری شانِ کرم
میرے دل کو اس کا یقیں آ گیا
کہاں رہ سکے گی جہنم گرم
ہمیں یاد ہو یہ سے خطر کچھ نہیں
کہ شاہِ امم ہیں ہمارا بھرم
تیری رحمتیں کب گوارہ کریں
جہنم کرے امتی کو بھسم
بروزِ حشر سرورِ انبیاء
رہیں گے اسی سمت شاہِ امم
گنہگار مجرم سزا یافتہ
جو گزریں پریشاں با چشمِ نم
تو رحمت لقب سے ملاقات ہو
نوید مسرت ہو چشمِ کرم
اشارہ کرے جنتوں کو چلو
تیرا دستِ شفقت اے خیرِ امم
تیری رحمتوں پہ ہمیں ناز ہے
کہ تیرے ہیں ہم آقا تیرے ہیں ہم
مسلسل زباں پر ہمارے رواں
درودوں کے نغمات شاہِ امم
اجازت قدم بوس ہونے کی دو
کریں پیش نعتوں کے انبار ہم
یہ نعت و مناجات کر لو قبول
درودوں سلاموں کی سوغات تم
تیرے پیار میں دل دھڑکتا ہے یہ
تیرے کلمہ گو تیرے خادم ہیں ہم
نہیں دیکھ سکتیں تیری رحمتیں
ہمیں کر دے نارِ جہنم بھسم
تجھے زاہدہ ہو مبارک بہت
نوید مسرت نوید کرم

درکار ہے مدد میرے سرکار آئیے
طوفان میں ہیں پھنسے ہمیں آ کر بچائیے

کانٹے بچھا دیئے ہیں زمانے نے راہ میں
زخمی وجود ہے میرا مرہم لگائیے

ہے دشمنانِ دین نے گھیرا ہوا ہمیں
ہم ہیں حزین و مضطرب غم کو مٹائیے

امید و آس آپ سے رحم و کرم کی ہے
بیکس پناہ دستِ کرم کو بڑھائیے

تیرے سوا جہاں میں میرا کون ہے شہا
کس در پہ جا کے دوں صدا ہم کو بتائیے

ہو سایہ کن سحابِ کرم رحمت عالمیں
مجھ ناتواں کو دستِ ظلم سے چھڑائیے

جاں تو خیالِ شاہ سے مسرور ہے میری
جی چاہتا ہے آپ کے قربان جائیے

میرا کلام آپ کو مقبول ہو شہا
تو میرے گھر کبھی کبھی تشریف لائیے

کرتے ہیں پیش خدمتِ سرکار میں مجھے
ہدیۂ نعت پیار کے گل شاہ آئیے

صدقے میں پنج تن کے خدائے رحیم سے
ہے التماس میرا نصیبہ جگائیے

اعمال کی کتاب میرے دائیں ہاتھ ہو
دے کر نوید خلد مسرت بڑھائیے

محشر میں گنہگار کی ہمدم ہوں رحمتیں
اے نورِ ربّ العالمیں جاں میں سمائیے

ہو آپ کا کرم تو ادا ہو سلام کی
جلوۂ ذات پاک سے دل کو لبھائیے

روزِ جزا اگر ہم کے ہمراہ ہم رہیں
سرکار اپنی بزم میں ہم کو بیٹھائیے

ہم آ کے تیری خلد میں سجدہ کناں رہیں
قدموں میں حاضری رہے ہم کو بلائیے

خواہش تیرے حضور حضوری کی ہے حضور
کہہ دیجئے کہ زاہدہ جلدی سے آئیے

نورِ مجسم شہ ذوالکرامی
نبیٔ معظم خدا کے پیامی

میری چاہتوں کا تو محور وہی ہیں
وہ ذاتِ مقدس وہ ذاتِ گرامی

مجھے تو کوئی عمل آتا نہیں ہے
وظیفہ فقط ہے تیرا نامِ نامی

میری ہے تمنا میری آرزو ہے
میرے سر رہے تیرا تاجِ غلامی

اے تسنیم و کوثر کے مالک خدا راہ
مٹا تشنہ کامی مٹا تشنہ کامی

بہت دیر سے مرض میں مبتلا ہوں
شفا دینے والے شفا دے دوامی

تمنا ہے میری کہ حالات سنوریں
تو آؤں تیرے گھر میں بہرِ سلامی

تیری رحمتوں پہ نظر ہے ہماری
حبیبِ خدا آقا رحمت تمامی

حوادث میں جب بھی مدد کو پکارا
تو کرتے مدد ہیں رسولِ گرامی

میری لاج ہے ہاتھ سرکار تیرے
اے امت کے ضامن اے امت کے حامی

بہت در پہ آزار بھر ہو گئے ہیں
گناہوں کی بستی کے شیطان حرامی

تیری زاہدہ اب پریشان بہت ہے
کہ آ آ کے کرتے ہیں وہ بد کلامی

786

1

مدینہ طیبہ کی حاضری

محمدﷺ کا کوئی نہیں ہم پایہ
ہے جنت بھی سرکار کے زیرِ سایہ

شفیعِ اُمم حامیِ روزِ جزا
وہی ہیں وہی بس میرا آسرا

غریبوں کے غم خوار تشریف لائے
کہ دنیا کو راہِ ہدایت دکھائے

کفر کو ضلالت کو جڑ سے مٹائے
خدائے احد کی بھی پہچان کرائے

ہمیں آگ پانی بتوں سے بچا کر
لات و ہبل لال ٹھوکر میں لا کر

ہمیں غیر اللہ کی چاہ سے بچائے
محبت ہمیں ذاتِ حق کی دلائے

تبھی ہیں اُمتی ان کا احسان بڑا
امینؐ بن کے لائے کلامِ خدا

نہ دیکھا کسی نے تھا ایسا جمیل
تھا قامت میں موزوں وہ ایسا شکیل

تھا نورِ خدا ہر بُن مو سے ظاہر
کوئی شے نہیں اس کے فیض سے باہر

خداوندِ عالم نے گیسو سنوارے
تو چہرۂ انور کے صدقے اتارے

تبسم لبوں پر تھا لہجہ بھلا
حلیم و سخی اور مجسم عطا

2

نبیؐ مکرم حبیبِؐ خدا
تجھے زیب دیتا ہے رتبہ بڑا
میرے مصطفیٰؐ تیری شان ہے بڑی
تیری بارگاہ فوجِ قدسیؑ کھڑی
دو عالم میں او نچے ہیں تیرے پھریرے
تیری جنتوں میں رہیں میرے ڈیرے
تیرے گھر میں دی میں نے جب حاضری
وہ دن اور راتیں متاع ہیں میری
رہی دست بستہ مودٔب وہاں
ہیں جبرئیلؑ بھی دست بستہ جہاں
میری بے کسی تمؐ پہ ظاہر رہی
زباں سے بیاں کی تو حاجت نہ تھی
میرے اشک میری فغاں بن گئے
میرا مدعا اور زباں بن گئے
کئے پیشِ خدمت درودوں کے ہار
سلاموں کے تحفے کروڑوں ہی بار
نوافل سے رغبت بھی تھی میری
تلاوت میں بھی یاد تیری رہی
کبھی زیرِ ممبر نوافل پڑھے
تو محرابِ نبویؐ بھی سجدے کئے
کبھی ہم گناہوں پہ نادم ہوئے
تو اشکوں کے دریا بہاتے رہے

3

کبھی تیریؐ یادوں میں کھوئے تھے ہم
کبھی تیرےؐ قدموں میں روئے تھے ہم
کبھی جنتوں میں رہی گھومتی
مقام و نشاں تیرےؐ سے ڈھونڈتی
کبھی نقش کی پیشِ خدمت تیریؐ
بڑے پیار سے میں نے چومتی کبھی
بقیع میں بھی میری ہوئی حاضری
جہاں لاڈلی بیٹیاںؓ ہیں تیری
کبھی فاتحہ لحدِ امہاتؓ پر
تو عثمانؓ غنی پاک کی ذات پر
اُحد کی سمت بھی ہوا تھا گزر
کبھی فاتحہ حمزہؓ کی قبر پر
قبا میں بڑی دیر تک تھا قیام
ظہر سے قبل لوٹے آخر تمام
نمازِ ظہر کی حرم میں ادا
شروع پھر میں سفرِ مکہ ہوا
مجھے یاد آتے ہیں منظر وہ سارے
جہاں عام لطف و کرم ہیں تمہارےؐ
کرے تیری رحمت اِدھر پھر اشارہ
تیرے در پہ حاضر ہو کنبہ ہمارا
ہمارے سروں پہ ہو رحمت کا سایا
تیری زاہدہ ملتجی ہے خدایا

بیت اللہ کی حاضری

خداوندِ عالم کے گھر جب گئے
جمال اور حسن کعبے کا دیکھتے

ہوئی ایک ہیبت سی دل پر میرے
جلالی تھے جلوے نظر آ رہے

مگر رونق افروز بھی تھا سماں
خدا کی تجلی بھری تھی وہاں

رہیں سال بھر رونقیں جس جگہ
مٹیں دکھ ملیں راحتیں اس جگہ

نمازِ تہجد کا وہ وقت تھا
کہ عمرہ مکمل تھا ہم نے کیا

ذرا دیر سستانے بیٹھے رہے
سمت کعبۃ اللہ رہے دیکھتے

نمازِ فجر کو کھڑے پھر ہوئے
پڑے دل لگا کر سجدے کئے

حرم میں تو لطفِ اذاں اور تھا
تو وقت ظہر میں سماں اور تھا

بوقتِ عصر آئے پھر سے حرم
جہاں رحمتیں ہیں قدم بہ قدم

تھا مغرب میں لطف و سکوں کا سماں
بڑا کیف پرور سماں تھا وہاں

عشاء میں تلاوت رلاتی رہی
کہ نغماتِ دلکش سناتی رہی

رضائے الٰہی کی امیدوار
میں رہتی طوافوں میں تھی بار بار
طلب تھی کہ مجھ کو خدا بخشش دے
میری لغزشیں ہر خطا بخش دے
نمازِ تہجد سے کچھ کچھ اِدھر
جو کی آپؐ نے میری سمت اک نظر
تمہارے کرم کی نوید آ گئی
تو دکھیا کی جیسے ہو عید آ گئی
دیا جب یہ وعدہ بلائیں گے ہم
نہ رو پھر بھی کعبے میں آؤ گی تم
تبھی حجرِ اسود کو بوسے دیئے
شکر کے نوافل بھی ہم نے پڑھے
مٹے جا رہے تھے سبھی فاصلے
چلے آ رہے تھے نئے قافلے
سبھی کی طلب حجرِ اسود کو چومیں
طوافوں میں کعبے کے اطراف گھومیں
خدایا ہو مقبول تر حاضری
تو میرو رحج کی ملے سند بھی
میرا بخت یاور ہو پھر تو مجھے
حرم میں قضا آ گلے سے ملے
تو حج سے ہو فارغ تیری زائرہ
ہو تیری ملاقات حج کا صلہ

سحر کی اذانیں ہیں مسحور کن
یہ کہتا ہے دل جاکے پھر جاکے سن
وہ دلکش نرالا اچھوتا جہاں
حرم کی نمازوں کا کیا ہو بیاں
تہجد میں نور و سرور آئے گا
فجر میں تیرا دل بھی کھو جائے گا
بوقت ظہر چلچلاتی ہے دھوپ
عصر میں بھی تلوے جلاتی ہے دھوپ
ہو مغرب تو اس کا لطف ہے جدا
عشاء کی تلاوت کا اپنا مزہ
محبت خدا کی خدا کا کمال
کہ جب دیکھ لو اس کے گھر کا جمال
کسی کو نہیں ہوتی اس سے غرض
ہو گرمی کہ آجائے کوئی مرض
سبھی مست ہوتے ہیں کرتے طواف
کبھی گڑگڑاتے پکڑ کر غلاف
کبھی حجر اسود کو ہیں چومتے
صفا اور مروہ میں ہیں گھومتے
گھڑی آئے مقبول کھل جائیں باب
دعائیں ہماری بھی ہوں مستجاب
دعا زاہدہ کی ہے یا ذوالجلال
تیرے گھر میں آؤں بمعہ اپنی آل

یا امامؑ لقب سعیدی ! باادب
عرض ہے میری شاہؑ عجم و عرب
میری جان مشکل میں ہے پھنس گئی
پریشانیوں میں ہوں میں دھنس گئی
کریں دشمنوں سے کفائت مجھے
شفا اور کرم ہو عنائت مجھے
ہیں مطلوب مجھ کو تیری نصرتیں
صحت اور سکون آپؑ کی رحمتیں
زمانہ میرے در پہ آزار ہے
بدی کے عمل، بد ہی گفتار ہے
کریں کچھ ملاقات کے واسطے
رہے واسطہ ان کا آفات سے
میری زندگی جس نے دوبھر کری
ہو ان سب کی راہ میں قیامت کھڑی
انہیں مل سکے عملِ بد کی سزا
ہو کانٹوں سے پُر ان کی ہر ایک راہ
کٹیں رات دن ان کے تکلیف میں
ملیں نفرتیں ان کو تعریف میں
جو بوتے گناہوں کی ہیں کھیتیاں
جہنم میں ان کی جلیں بوٹیاں
سسکتے بلکتے انہیں دیکھ لوں
تڑپتے ترستے مریں دیکھ لوں
میرے دل میں ٹھنڈک ایسا دیجیئے
محبت کا بوٹا لگا دیجیئے
خوشی زاہدہ کو ابد تک ملے
تمہاری پناہ میں ہمیشہ رہے

صفر کا مہینہ ہے ہوتا سخت
کہ آتی بلائیں ہیں اس میں بہت

کرو صدقہ خیرات سب خیر ہو
بلاؤں سے بچنے کی تدبیر ہو

حفاظت خدا کی ہو افتاد سے
پڑے نہ کبھی پالا بیداد سے

خدا کی اماں میں ہو جان اور مال
صحت مند سارے رہیں عیال

ہمیں نورِ قرآن ملتا رہے
وجد آفریں سامان ملتا رہے

یوں ہی روح سرشار ہوتی رہے
تمہاری محبت میں کھوتی رہے

رہے اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم
ہے دین و دنیا میں عزت بھرم

ملیں رحمتیں پیارے سرکارؐ کی
میرے مصطفیٰؐ پیارے دلدارؐ کی

بگڑتے ہوئے کام بھی ہوں درست
رہیں میرے پیارے سبھی تندرست

بلاؤں کے ڈیرے ہوں دشمن کے گھر
پڑے تنگ گھیرے ہوں دشمن کے گھر

اندھیرے مقدر میں بھرتے رہیں
وہ نارِ جہنم میں جلتے رہیں

جو جادو سے کرتے ہیں ہم کو بیمار
خدا کی پکڑ میں رہیں عیار

ہمیں کر عطا دو جہانوں میں خیر
مقدر میں ہو نور و نکہت بہار

کریں تیری فردوس کی سیر ہم
چنیں تیری نعمت کی بھی خیر ہم

میری روح شادان ہو مسرور ہو
تو سینے میں قرآن کا نور ہو

اے شافعیٔ امراض دافع بلا
کرو حل مشکل اے مشکل کشا

تیری زاہدہ کر رہی ہے دعا
الٰہی اجابت کی ہے التجا